سوال

دانوں والی مروجہ تسبیح کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

آج کل رائج تسبیح جوکہ نماز کے بعد لوگ کرتے ہیں جوکہ دانوں میں پروئی ہوتی ہے ۔ اس کا کیا حکم ہے ۔کیا یہ بدعت ہے یا نہیں ؟ یادرہے کہ ہمارے ہاں ایک نابینا حافظ صاحب ہیں جوکہ اپنے آپ کو حافظ الحدیث کہتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے یہ دانوں والی تسبیح ثابت ہے اور حدیث دار قطنی کا حوالہ دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس حدیث کو ضعیف ثابت کرے تو منہ مانگا انعام دوں گا ۔ براہ مہربانی تفصیل بیان کریں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مروجہ آلہ تسبیح کا صریح ثبوت میرے علم میں نہیں ہے ، لہذا اس سے بچنا بہتر ہے ۔ مجوزین حضرات ان روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں گھٹلیوں پر گننا مذکور ہے ۔ مثلاً ایک عورت گھٹلیوں یا کنکریوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تجھے میں اس کام سے زیادہ آسان وافضل نہ بتادوں ؟ پھر آپ نے اسے ایک دعا سکھائی ۔

دیکھئے سنن ابی داود کتاب الوتر باب التسبیح بالحصی حدیث :1500

اس کی سند حسن ہے ۔ اسے امام ترمذی (3567) نے "حسن غریب" ابن حبان (الموارد :2330) حاکم (1/548) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے ۔ حافظ الضیاء المقدسی نے المختارہ میں ذکر کیا ہے ، بعض جدید "محققین" کا اسے ضعیف کہنا غلط ہے ۔ اس حسن لذاتہ روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں ۔ دیکھئے "المنحۃ فی السبحۃ" للسیوطی (الحاوی للفتاوی 2/2)

دیگر آلات تسبیح واذکار پڑھنا جائز ہے ، بدعت نہیں ہے ، تاہم افضل یہی ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں پر یہ گنتی کی جائے ۔ ۔

دار قطنی والی روایت فی الحال مجھے یاد نہیں ہے واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص474

محدث فتویٰ